

مولانا حذیفہ دستاوی *

رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

ماہ رمضان المبارک نیکیوں کی فصل بہار کا نام ہے، تو ضروری معلوم ہوا کہ اکابرین کی کتابوں سے مستفاد کوئی ایسی تحریر منظر عام پر لائی جائے، جس میں ترتیب کے ساتھ یہ بتایا جائے کہ رمضان کیا ہے؟ رمضان کو رمضان کیوں کہا جاتا ہے؟ اور رمضان کیسے گزارا جائے؟ علامہ عبدالرحمن الجوزی، حضرت تھانوی اور دیگر اکابرین کے افادات سے چند ضروری باتیں قارئین تک پہنچائی جا رہی ہیں تاکہ وہ رمضان کا حق کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کریں اللہ ہم سب کو رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

رمضان کیا؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ عام طور پر اس میں حرارت بڑھ جاتی ہے، اس لئے کہ رمضان کے معنی آتے ہیں چھلکا دینا، جبکہ دوسرے بعض علماء فرماتے ہیں رمضان کے معنی شدت حرارت کے ہے رمضان کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ رمضان کے روزے کی برکت سے قلب پر رقت طاری ہوتی ہے اور اس رقت کی وجہ سے قلب مسلم میں حرارت نکلے اور حرارت موعظت موزن ہوتی ہے، اور آخرت کا تصور پہنچتا ہوتا ہے امام غزالی فرامیدی بصری فرماتے ہیں: کہ یہ رمضان سے ماخوذ ہے اس کے معنی گرم ہالو اور ریت کے ہیں جب آدمی اس پر چلتا ہے تو اس کے پاؤں جھلس جاتے ہیں اسی طرح رمضان کی برکت سے گناہ خاکستر ہو جاتے ہیں، جبکہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ رمضان کے معنی مٹر کے ہے اور مٹر کی وجہ سے چیز دھل جاتی ہے ایسے ہی رمضان کی برکت سے انسانی اعضاء سے گناہ دھل جاتے ہیں، الغرض رمضان مسلمانوں کے لئے نیکیوں کا موسم بہار اور گناہوں کے لئے موسم خریف ہے۔

صوم کیا ہے؟ صَامٌ يَصُومُ صَوْماً کے لغوی معنی ہے الامساک رکے رہنا، جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت مریم

علیہا السلام کے قصے میں ہے فَقُولِي اِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْماً (سورۃ مریم ۲۶)

اے مریم! تو پوچھنے والوں سے کہہ دینا کہ میں نے رخصت یعنی اللہ کے لئے نہ بولنے کا روزہ رکھا ہے، یعنی نہ بولنے کی منت مانی ہے۔

صوم شرعی: صوم شرعی کہتے ہیں مسلمان کا صبح صادق سے لے کر غروب شمس تک نیت صوم کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کو۔

شریعت مطہرہ میں روزے کی چند قسمیں:

- (۱) صوم فرض: یعنی فرض روزہ جیسے رمضان المبارک کے روزے کہ یہ فرض ہیں۔
- (۲) صوم ظہار: ظہار کا روزہ یعنی اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے کہہ دے کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح، یا بہن کی طرح ہے تو اس پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی، اور کفارہ ظہار واجب ہوگا۔
- (۳) صوم نفل: وہ روزہ ہے جسے آدمی سال بھر میں کبھی بھی رکھے۔ (سوائے پانچ دنوں کے عیدین اور ایام تشریق)
- (۴) صوم کفارہ جو شخص رمضان المبارک کے روزہ کو عداً جماع کر کے یا کھاپی کر توڑ دے تو اس کی جگہ سال بھر میں کسی بھی وقت ساٹھ روزے مسلسل رکھنے ہوتے ہیں، اسے کفارہ صوم رمضان کہا جاتا ہے۔
- (۵) صوم کفارہ یمین: کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اور پھر وہ کام نہ کرے یا کرے تو تین روزے رکھنے ہوتے ہیں جبکہ دس مسکین کو کھانا نہ کھلا سکے اور نہ ان کو کپڑے پہنا سکے۔
- (۶) صوم فدیہ ازی: یعنی حج کے موقع پر کسی شدید تکلیف کی وجہ سے حلق کے وقت سے پہلے حلق کر لے تو روزہ رکھے یا صدقہ کرے یا دم دیوے۔
- (۷) صوم حج تمتع یا قرآن: یعنی حج تمتع یا قرآن کی صورت میں قربانی واجب ہوتی ہے، جو شخص اس پر قادر نہ ہو تو اس کے عوض دس روزے رکھنا ضروری ہے، تین روزے دسویں ذی الحجہ سے پہلے ختم کر دے اور جب حج کر چکے تو سات اس وقت رکھ لے، خواہ وطن آ کر رکھ لے یا وہاں ہی رکھ لے۔ (بیان القرآن: ج ۱/۱۲۶)
- (۸) صوم نذر: یعنی منت کا روزہ۔
- (۹) صوم جزاء صید: یعنی حالت احرام میں شکار کے کفارے کے طور پر رکھے جانے والے روزے۔
- (۱۰) صوم اعتکاف و منذور: یعنی نذر مانے ہوئے اعتکاف کے روزے۔
- (۱۱) صوم مسنون: جیسے صوم عاشورا۔
- (۱۲) صوم مستحب، جیسے ہر مہینے کے ایام بیض (یعنی ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخ) کے روزے اسی طرح صوم داؤد (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا)۔

(۱۳) صوم مکروہ تخریمی، جیسے صرف یوم عاشورا کا ایک روزہ۔

(۱۴) صوم مکروہ تحریمی، ایام تشریق اور عیدین کے روزے۔ اور صرف یوم جمعہ کا روزہ۔

فرضیت صوم: قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم، (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳) کتب علیکم کے معنی فرض علیکم یعنی تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، معلوم ہوا کہ روزہ فرض ہے ہر مکلف پر یعنی عاقل، بالغ مرد و عورت پر لہذا اگر کوئی شخص بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ ترک کر دے تو وہ تارک فرض یعنی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا، جس کے بارے میں بے شمار وعیدیں احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باب صوم میں تسہیل: حضرت سعید ابن جبیر فرماتے ہیں کہ امم سابقہ اور اممہ محمدیہ پر بھی روزے کا آغاز رات میں سونے سے پہلے ہی سے ہو جاتا تھا، لہذا اصائم کے لیے اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی جائز نہ تھا مگر بعد میں اللہ رب العزت نے امت محمدیہ پر رحم فرمایا، اور رخصت دی اس طرح کہ اب آغاز صوم غروب کے بعد رات سے نہیں بلکہ طلوع صبح صادق سے ہوگا اور رات میں اپنی بیوی سے ماور رمضان میں بھی مباشرت جائز ہوگی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ”وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اموا الصیام الی الیل“ (سورۃ البقرہ: ۱۵۷) کھاؤ اور پیو اس وقت تک کہ تم کو سفید خط صبح کا تمیز ہو جائے، سیاہ خط سے پھر رات تک روزے کو پورا کیا کرو۔ (بیان القرآن: ۱/۱۱۹) اسی طرح بیوی کے ساتھ جماع کے مباح ہونے کے بارے میں فرمایا: ”احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نساءکم“ تم لوگوں کے واسطے روزے کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونے حلال کر دیا گیا ہے۔ (بیان القرآن: ۱/۱۱۹) کہ تمہارے لئے صیام لیل میں اپنی بیویوں کے ساتھ مباشرت حلال کی گئی، یہ دو سو تیس ہوئی تیسری یہ کہ اگر کوئی شخص بھول کر کھاپی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رفع عن امتی الخطاء والنسب“ میری امت سے غلطی اور چوک پر مواخذہ اٹھالیا گیا اسی طرح اگر کوئی سفر میں ہو تو رخصت دی گئی اسی طرح شدید مرض کی صورت میں بھی رخصت دی گئی کہ صحت یابی کے بعد روزہ رکھے یہ سب سو تیس ہیں، جو شریعت مطہرہ نے مسلمانوں کو عطا کی ہے ورنہ دیگر مذاہب کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا یا تو حد سے زیادہ چھوٹ دی گئی یا حد سے زیادہ سختی ہے جس میں روزہ برائے نام ہوتا ہے مثلاً، ہندو مذہب میں حالت اپاس میں فروٹ وغیرہ کھا سکتے ہیں اور نصاریٰ کے یہاں کئی کئی دنوں کا مسلسل روزہ ہوتا ہے بعض اوقات انسان برداشت نہ کر کے مر جاتا ہے۔

حقیقت صوم: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ نام ہے کھانے، پینے، جماع اور گناہ سے بچنے کا اسی لیے صوفیائے کرام فرماتے ہیں: کہ روزہ تین چیزوں کا ہوتا ہے (۱) صوم الروح، (۲) صوم العقل، (۳) صوم الجوارح۔

صوم الروح اسے کہتے ہیں: کہ انسان آرزوؤں کے بل نہ باندھے۔

صوم العقل اسے کہتے ہیں: کہ انسان نفسانی خواہشات سے بچے۔

صوم الجوارح اسے کہتے ہیں: کہ انسان کھانے پینے جماع اور اسی طرح حسد، کذب اور فواحش سے بچے۔

امام عبدالرحمن بن الجوزی فرماتے ہیں کھانے پینے سے باز رہے تو یہ بڑا کمال نہیں یہ تو عادت ہے اس لیے کہ زندگی میں بہت سے مواقع ایسے بھی آتے ہیں کہ انسان کو مشغولیت کی وجہ سے کھانے پینے کی فرصت بھی نہیں ملتی پھر وہ آگے فرماتے ہیں: جو شخص کھانے پینے کے ساتھ سودا اور حرام خوری سے باز رہے، اور حلال کمائی سے افطار کرے تو اس کا روزہ عادت کے ساتھ عبادت بن جاتا ہے، اور اگر گناہوں سے اپنے آپ کو بچالے تو یہ روزہ اللہ کی خوشنودی کا باعث بن جاتا ہے، اور اگر مکروہات سے بھی پرہیز کرے اور اتابت و توبہ میں دن بھر لگا رہے، تو روزہ انسان کے لیے باعث تقویٰ و طہارت بن جاتا ہے اور اگر غیبت و بہتان تراشی سے احتراز کرے اور دن بھر تلاوت کلام اللہ میں مشغول رہے، تو ایسا روزہ روزہ دار کو رشید یعنی نیک بخت بنا دیتا ہے، اور اگر روزہ خوشنودی کے ساتھ اور اللہ کا شکر بجالانے کے ساتھ رکھے تو انسان کو بے تحاشہ نیکیوں کا حق دار بنا دیتا ہے۔

دور حاضر میں دیکھا گیا کہ امت مسلمہ کا ایک طبقہ روزہ رکھتا ہی نہیں، اور جو طبقہ روزہ رکھتا ہے وہ گناہوں سے بچنے کا التزام نہیں کرتا، حالانکہ روزہ اصل نام ہی ہے گناہ صغیرہ و کبیرہ سے اپنے آپ کو بچانے کا لہذا اصائم کے لیے ضروری ہے، کہ وہ حالت صوم میں اپنی زبان کی حفاظت کرے نہ کذب بیانی سے کام لے نہ غیبت کرے نہ بہتان تراشی میں مشغول ہو نہ لغو اور فضول باتوں میں اپنا وقت صرف کرے، بلکہ روزہ کی حالت میں یا تو تلاوت کرے یا ذکر اللہ میں مصروف رہے یا درود شریف کا ورد کرتا رہے، یا استغفار میں لگا رہے، اور اگر کچھ نہ کرے تو کم از کم خاموش بیٹھا رہے تو کہا جائے گا کہ اس نے زبان کا روزہ رکھا ہے اسی طرح گانے اور موسیقی اور لغویات کو سننے سے بھی مکمل اجتناب برتے تو اب کہا جائے گا کہ اس نے کان کا بھی روزہ رکھا ہے، اسی طرح آنکھوں کو بھی محرمات کے دیکھنے سے دور رکھے، نہ کسی غیر محرم کو دیکھے، نہ ٹی وی دیکھے، نہ کرکٹ کا بیچ دیکھے اور نہ کوئی اور کھیل، یا فضول ٹی وی پروگرام دیکھے، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی غیر محرم عورت کی طرف ایک نظر عمداً دیکھے گا، اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن اس کی آنکھ میں آگ کی سلیاں ڈالواؤں گے پھر اس کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔“ (تذیہ الشریعہ: ج ۲/۲۱۴، ابن عراقی)

صائم اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی حرام چیز کی طرف بڑھانے سے بچائے رکھے، اور اپنے پیٹ کو بھی اور اپنے دونوں پاؤں کو بھی محرمات کی طرف پیش قدمی کرنے سے روکے رکھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے قدم اس لئے اٹھائے تاکہ کسی کے عیب کو فاش کرے، یا کسی کے بدن کا انظار کرے، یا کسی کے پچھلے قدم پر ہی اللہ تعالیٰ اسے جہنم

میں ڈالنے کا فیصلہ فرماتے ہیں، اور پھر کل قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ گناہوں کو بیان کر دینگے اور پھر اس کو جہنم میں ڈالنے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (بستان الانواعین و ریاض السامعین: ص ۱۹۹)

اپنی شرم گاہ کو فواحش سے دور رکھے، کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان عورت سے، یا کسی بھی عورت سے زنا کا ارتکاب کرے گا تو اللہ رب العزت کل اسکی قبر میں جہنم کے تین سو دروازے کھول دینگے، ان دروازوں میں سے لاتعداد سانپ اور بچھواس کی قبر میں داخل کئے جائیں گے اور آگ کے شعلے بھی اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، اس طرح قیامت تک سانپ بچھواس کو کاٹنے رہیں گے اور جہنم کے شعلوں میں جلتا رہے گا، یہاں تک کہ جب قیامت قائم ہوگی اور اس کو قبر سے اٹھایا جائیگا اور جب وہ حشر کے میدان میں آئے گا تو اس کی شرم گاہ سے ایسی بدبو اٹھ رہی ہوگی کہ تمام لوگ اس سے پریشان ہو جائیں گے پھر اس کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، جب اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اہل جہنم بھی اس کی بدبو سے پریشان ہو جائیں گے جبکہ وہ لوگ خود سخت عذاب میں مبتلا ہونگے۔ (بستان الانواعین و ریاض السامعین: ص ۱۹۹)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی مسلمان پڑوسی کی عورت سے زنا کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پاسکے گا، جب کہ جنت کی خوشبو پانچ سو مسافت کی دوری سے محسوس کی جاتی ہے۔ (ایضاً: ص ۹۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا چھ قسم کے عذاب سے دوچار ہوتا ہے ان میں سے تین کا تعلق دنیا سے ہے، اور تین کا تعلق آخرت سے، ونبوی تین مصیبتیں یہ ہیں (۱) اس کا وقار چھن جاتا ہے (۲) زانی سخت فقیری سے دوچار ہوتا ہے (۳) عمر میں یا تو کمی واقع ہو جاتی ہے یا برکت اٹھالی جاتی ہے اور آخری تین عذاب یہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، (۲) بدترین اور سخت ترین حساب سے دوچار ہوگا (۳) اور جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ (بحوالہ الترغیب والترہیب، منذری: ج ۳/ ص ۲۷۱)

غرض یہ کہ روزہ اسی وقت روزہ ہوگا، جبکہ ان تمام چیزوں کا خیال رکھا جائے اللہ ہم سب کو ایسا روزہ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے جس سے اللہ راضی ہو جائے

رمضان کیوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لکل شئی باب وباب العبادات الصیام

(کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۵۹۱ اور اتحاف السادة المتقين ۱۹۲/۳) گویا رمضان المبارک کی مشروعیت شریعت نے اسلئے رکھی کہ رمضان المبارک کے روزہ کی برکت سے عبادات کا جذبہ اور گناہوں سے بچنے کا داعیہ پیدا ہو، اس لئے یہ امر مشاہد ہے کہ جب آدمی روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اگلے دن شام ہی سے نیت کر لیتا ہے، پھر اس نیت کی برکت سے مغرب و عشاء کی توفیق ہوتی ہے۔ (کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۵۹۱ اور اتحاف السادة المتقين ۱۹۲/۳) پھر سوچنا ہے

چلو فجر پڑھ کر لیٹیں گے پھر جب مسجد میں وقت سے پہلے آجاتا ہے، تو سوچتا ہے چلو قرآن پاک کی تھوڑی سی تلاوت کریں، پھر تلاوت میں لگ جاتا ہے، تلاوت سے فارغ ہوتا ہے تو پہلی صف میں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے کہ تکبیر اوٹی کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرنی ہے، پھر بعد نماز فجر درس قرآن ہو رہا ہو تو تھوڑی دیر اس میں بیٹھ لیتا ہے، یوں دن کی آغاز ہی سے بکثرت فرائض و واجبات کے ساتھ سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مل جاتی ہے گویا وہ روزہ کی برکت سے عبادت کے دروازے میں داخل ہو جاتا ہے، اس اعتبار سے رمضان کی آمد بندہ مومن کے لئے رحمت ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا نظام بنایا کہ بندے اسی بہانے سے ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور طاعت کی طرف آجائیں جو زندگی کا اصل مقصد ہے گویا رمضان کی

آمد کیا ہوتی ہے کہ مقصد حیات کی یاد دہانی ہو جاتی ہے اللہ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے خوب خوب بالامال کرے۔ آمین!

مذکورہ پیرنگراف سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان مقصد حیات کی یاد دہانی کیلئے مشروع کیا گیا ہے، یہ پہلا جواب تھا، اب دوسرا جواب بھی معلوم کرتے چلیں، حضرت یحییٰ ابن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر جو ع یعنی بھوک بازار میں پہنچ جاتی تو مرد سب سے پہلا کام بازار میں داخل ہوتے ہی یہ کرتا کہ اس کو خرید لیتا اور بس، مگر قربان جائے شریعت مطہرہ پر، کہ اس نے مسلمانوں پر ماہ صیام یعنی رمضان کی مشروعیت کر کے جو ع یعنی بھوک کے مسئلے کو حل کر دیا، معلوم ہوا کہ جو ع یعنی بھوک ایک عجیب نعمت ہے، جو انسان کے لئے بظاہر اگر چہ مصیبت ہے مگر حقیقت میں رحمت ہی رحمت ہے، خاص طور پر مسلمان کے لئے اگر آپ انسانی اور حیوانی زندگی پر غور و فکر کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ یہ ساری چلت پھرت اور مل چل اس بھوک کو دور کرنے کے لیے ہو رہی ہے، جانور بھی صبح سویرے اپنے گھونسلوں اور دروں اور غاروں سے نکل پڑتے ہیں، تاکہ پیٹ کی بھوک کا مسئلہ حل کریں، یہ تو ہوا دنیا کا حال، آخرت میں سب سے بڑا عذاب اہل جہنم کے لئے بھوک ہی ہوگی، اور وہ اس کو برداشت نہیں کر سکیں گے، لہذا انہیں جو دیا جائے گا جیسا دیا جائے گا وہ اس کو کھانا شروع کر دیں گے، گویا مومن کو رمضان کی آمد سے جہنم کے اشد عذاب کی ایک جھلک دکھائی جاتی ہے کہ وہ روزہ سے جب بھوکا ہو تو آخرت کی بھوک کو یاد کر لے اور یوں جہنم سے بچنے کی تدبیریں اپنانے لگے، گویا روزہ تذکیر تار کا سبب ہے، ویسے بھی جو ع (بھوک) حکماء اور فلاسفہ کے یہاں بھی مفید ہے اور دیگر مذاہب میں بھی مجاہدہ کیلئے اسی کا سہارا لیا جاتا ہے، اور آج سائنس نے بھی اس کے فوائد بکثرت بیان کر دیئے ہیں، لہذا روزے کی اور رمضان المبارک کی آمد بدنی بیماریوں کی شفاء کے ساتھ آخرت کے عذاب سے چھٹکارے کا

(۳) رمضان کی آمد نہ کیر مقصدِ حیات اور نہ کیر جوعِ جہنم کے ساتھ ساتھ اغنیاء یعنی مالداروں کے لئے سامانِ عبرت بھی ہے کہ جب روزہ کی وجہ سے سخت پیاس اور بھوک سے دوچار ہوگا تو اسے اپنے فقیر انسانی بھائیوں پر رحم آئے گا اور یوں وہ انکی امداد پر آمادگی کے ساتھ ساتھ اللہ کا شکر بجالائے گا اور شکر بجالانے اور صدقہ خیرات کی وجہ سے اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں میسر آئیں گی۔ (فیض امیر)

ایک مہینے ہی کے روزے کیوں؟ **عبدالرحمن الجوزی** فرماتے ہیں: کہ وقوفِ پلِ صراط کی مدت تیس سال ہے، لہذا اگر کوئی شخص برابرِ اہتمام کے ساتھ ہر ماہِ رمضان میں روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان سالانہ تیس روزوں کی برکت سے پلِ صراط کا تیس سالہ سفر آسان کر دیں گے، اور یوں کل میدانِ حشر میں عزت و کرامت سے ہسٹنا کر دیں گے۔

رمضان کیسے؟ اب رمضان المبارک کا مہینہ کیسے گزارا جائے اس سلسلے میں ہم چند فضائل و مسائل وادعیہ ما ثورہ اور چند وعیدیں اور منہیات کو ذکر کرنے جا رہے ہیں، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اعمالِ صالحہ کے ساتھ رمضان المبارک گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

فضائل رمضان المبارک: ماہ رمضان المبارک امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ و سلام پر کیسے اول تا آخر خیر ہی خیر لیکر وارد ہوتا ہے، لہذا مسلمان مرد و عورت کو ماہ مبارک کو غنیمت جانتا چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے گئے تھے، وہ بھی دو ماہ قبل ہی سے رمضان المبارک کی تیاریاں شروع فرماتے تھے، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رجب المرجب کا چاند دیکھتے تو فرماتے ”اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا إِلَى رَمَضَانَ“ کہ اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکتیں عطا فرمائیے اور ہماری زندگیوں کو رمضان تک دارِ فرما دیجئے پھر بکثرت روزے رکھنا شروع کر دیتے یہاں تک کہ اکثر شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھتے، اور رویت ہلال رمضان ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن رات کی عبادت میں اضافہ ہو جاتا تھا جو ہری جوہر کو پہچان سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی والا صفات رمضان کی حقیقت کو جانتی تھی اور اس کی ویسی قدر بھی کرتی تھی۔

ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”لو يعلم الناس ما لهم فی شھر رمضان لعلموا ان تكون السنة كلها رمضان“ اگر لوگوں کو رمضان المبارک میں اللہ کے طرف سے دیئے جانے والے اجر کا علم ہو جائے تو وہ تنہا کرنے لگیں کہ پورا سال رمضان ہو تو کتنا اچھا ہوتا؟ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتلانے کی زحمت فرمائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الْجَنَّةَ لَفِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ مِنْ رَمَضَانَ ﴿١﴾

ريح من تحت يسمع العرش يقال لها الميثرة لتصفق ورق الجنان وخلق المصارح فيسمع ذلك طينن لم يسمع السامعون احسن له فتزين الحور العين ثم يقفن بين شرف الجنة فينا دِين: هل من خاطب لنا إلى الله فيزوج؟ ثم يقلن: يا رضوان ما هذه اللية؟ فيجيبهن با للبية: يا خيرات حسان، هذه أول ليلة من شهر رمضان، فتفتحت أبواب الجنان صائمين من امة محمد صلى الله عليه وسلم، ويقول الله تعالى: يا رضوان افتح أبواب الجنان للصائمين والقائمين من امة محمد صلى الله عليه وسلم ولا تغلقها حتى ينقضي شهرهم هذا.

رمضان کے استقبال کے لیے ایک سال تک جنت کو مزین کیا جاتا ہے جب رمضان المبارک کا ہلال اُفتی سام پر جلوہ گر ہوتا ہے، تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا جاری ہوتی ہے، جس کو نسیرہ کہا جاتا ہے، وہ ہوا جنت کے درختوں سے جب ٹکراتی ہے، تو ایسی بہترین آواز نکلتی ہے کہ اس جیسے آواز کسی نے کبھی سنی نہ ہوگی، دوسری جانب حور عین بننا سورتا شروع کر دیتی ہیں اور پھر وہ جنت میں ٹیلوں پر چڑھ جاتی ہیں اور ندا لگاتی ہیں کہ کوئی ہمارے ساتھ نکاح کا خواہشمند ہے جس کا نکاح اللہ ہم سے کر دے، پھر جنت کے داور غرضوان سے پوچھتی ہیں، کہ یہ کوئی رات ہے؟ رضوان کے جواب دینے سے پہلے وہ خود کہنے لگتی ہے اور گنگنا نے لگتی ہے۔

اے مجسم خیرات و حسان یہ ہے شب رمضان آج کھول دیئے جائیں گے ابواب جنان (جنت کے دروازے) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صائمين کے لیے اور اللہ رب العزت رضوان دار و غنہ جنت کو حکم دیتے ہیں کہ اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو امت محمدیہ کے روزے داروں اور شب بیداروں کے لیے اور ماہ مبارک کے اختتام تک اسے بند نہ کرنا۔

فإذا كان اليوم الثاني أوحى الله تعالى إلى مالك خازن الثايبا مالك أغلق أبواب النيران عن الصائمين والقائمين من امة محمد عليه افضل الصلوة والسلام ولا تفتحها حتى ينقضي شهرهم هذا، فإذا كان في اليوم الثالث أمر الله جبريل عليه السلام ان اهبط إلى الأرض فصعد مرقة الشياطين و عتاة الجن، و غلّهم في أغلال، ثم القذ بهم في لجة البحار كي لا يفسدوا على امة محمد حبيبي صياهم۔

پھر جب رمضان کی دوسری تاریخ شروع ہوتی ہے تو اللہ رب العزت مالک دار و غنہ جہنم کو حکم دیتے ہیں، کہ جہنم کے دروازے امت محمدیہ کے روزہ داروں اور شب بیداروں کے لیے بند کر دو اور ماہ مبارک کے اختتام تک اسے بند ہی رہنے دینا، پھر رمضان المبارک کا تیسرا روزہ شروع ہوتا ہے تو جبرئیل کو حکم دیتے ہیں کہ جبرئیل دنیا کا رخ کرو

اور سرکش شیاطین اور جنوں کو قید کر دو ان کو بیڑیوں میں جکڑ دو، اور پھر انہیں سمندر کی تہہ میں ڈال دو، تاکہ میرے پیارے محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں میں خلل نہ ڈال سکے۔ (بستان الواعظین اور ریاض السامعین: ۲۰۵، ۲۰۴)

یہ ایک طویل روایت ہے جس میں رمضان المبارک کے فضائل کو ذکر کیا گیا اس ماہ میں اجر و ثواب کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اس ماہ میں گناہوں پر ابھارنے والے شیاطین کو بھی مقید کر دیا جاتا ہے تاکہ آسانی کے ساتھ روزہ دار عبادت میں مشغول ہو جائے، پھر اگر کوئی شخص اس مبارک ماہ میں بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے اپنے نفس کی شرارت کے علاوہ کچھ نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اللہم! بنا نعوذ بک من شرور أنفسنا ومن سیئات أعمالنا“ اے اللہ تو ہماری حفاظت فرما، ہمارے اپنے نفس کی شرارت سے اور ہمارے برے اعمال کے وبال سے۔ ایک دوسری روایت میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لله ملکاً راسه تحت العرش، عرش رب العالمین ورجلاؤه فی تخوم الأرضین له جناحان أحدهما بالشرق الآخر بالمغرب أحدهما من یاقوتہ حمراء، والآخر من زبرجدة خضراء ینادی کل لیلۃ من شهر رمضان.

هل من تائب فیتاب علیہ؟ هل من مستغفر فیغفر له؟ هل من طالب حاجة فیسعف

بحاجتہ. یطالب الخیر أبشرو یطالب الشرعی أقصر و أبصر.

(آخر جہ ابن الجوزی فی العلل المتناہیہ ۲/۴)، بحوالہ بستان الواعظین وریاض السامعین ص ۲۰۴)

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فرشتہ ہے جس کا سر عرش خداوندی کے نیچے اور اس کا پاؤں ساتوں زمین کی تہہ میں ہے اس کے دو پر ہیں، ان میں ایک مشرق اور دوسرا مغرب میں ایک سرخ یا قوت سے بنا ہوا ہے اور دوسرا سبز زبرجد سے، رمضان المبارک میں وہ ہر رات میں یہ ندا لگاتا ہے، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ اس کی بخشش کر دی جائے، ہے کوئی طالب حاجت کہ اس کی حاجت روائی کی جائے، اے طالب خیر! خوش ہو جا اور طالب شر، بس کر، اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھا۔

یہ فضائل رمضان المبارک کے بارے میں کیسی جامع روایت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا رمضان اول سے لے کر آخر تک صرف اور صرف خیرات میں گزرنا چاہئے اتنا بت اور استغفار مومن کو اس ماہ میں بکثرت کرنا چاہئے اور اپنی تمام ضرورتوں کو صرف بارگاہ خداوندی میں پیش کرنا چاہئے در بدر کی ٹھوکریں کھا کر مخلوق کے آگے الحاح و زاری کے ساتھ دست سوال دراز کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور گنہگار کو اس ماہ میں متنبہ ہونا چاہئے، جس طرح نیکی پر اس ماہ میں اجر و ثواب کا اضافہ ہوتا ہے۔ وہیں سزا و عذاب میں بھی اضافہ ہوتا ہے وعیدوں کے عنوان سے قریب ہی میں روایات ذکر کی جائیں گی امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ”ان العبد المؤمن

إِذَا قَامَ فِي رَمَضَانَ إِلَى السَّحُورِ فَتَضَا وَصَلَى رَكَعَتَيْنِ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى خَلْفَهُ سَبْعَةَ صُفُوفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَلِذَا فَرَّغَ وَدَعَا آمَنُوا عَلَى دَعَائِهِ، وَيَكْتُبُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بَعْدَهُمْ حَسَنَاتٍ وَيَرْفَعُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ بَعْدَهُمْ دَرَجَاتٍ، وَيَمْحُو عَنْهُ بَعْدَهُمْ سَيِّئَاتٍ، ثُمَّ لَا يَزَالُونَ يَدْعُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ (بستان الواعظین وریاض السامعین: ۲۰۶)

بندہ مومن جب سحری کھانے کیلئے بیدار ہوتا ہے وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز کی نیت باندھ کر اللہ کے حضور میں کھڑا ہو جاتا ہے تو اسی وقت اللہ اسکے پیچھے ملائکہ کی ایک جماعت کو کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے اور وہ سات صفیں بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو کر دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے اور دعا میں لگتا ہے، تو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے رہتے ہیں اللہ رب العزت اس شخص کے نامہ اعمال میں ان فرشتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں درج کر دیتے ہیں اور اتنے ہی گناہ اسکے نامہ اعمال سے مٹا دیے جاتے ہیں، پھر ملائکہ یہ مقدس جماعت اس شخص کے حق میں دعا اور استغفار میں لگ جاتی ہے اور قیامت تک وہ اسی طرح دعائیں اور استغفار کرتی رہے گی (اللہ اکبر) ایک اور روایت میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے، خاموش رہے اور اپنی زبان، کان اور ہاتھ اور دیگر تمام اعضاء بدنی کو کحرمت اور گناہوں سے دور رکھے، نہ کذب بیانی کرے، نہ غیبت کرے اور نہ کسی کو تکلیف پہنچائے، تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہو گا کہ بالکل اس کے گھٹنے ابراہیم خلیل اللہ کے گھٹنے سے مل جائیں گے، اور اس کے اور عرش خداوندی کے درمیان صرف ایک فرسخ یا ایک میل کا فاصلہ رہ جائے گا (اللہ اکبر) (العلل المتناہیۃ: ۵۰/۲) حدیث مذکور میں صوم کی برکت سے صائم کے لیے ازیادہ تقرب خداوندی کا پتہ چلتا ہے، اور خداوند قدوس کا تقرب مومن کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے، جس کو ام النعم بھی کہا جائے تو کم ہو گا، اس لئے کہ دنیا میں انسان اپنا سب سے بڑا اعجاز اسی میں تصور کرتا ہے کہ اس کو کسی بادشاہ، کسی دنیوی یا دینی، یا علمی شخصیت کا تقرب حاصل ہو جائے، اسی جذبہ نفس انسانی کو واقعہ فرعون سے بھی سمجھا جا سکتا ہے، جب کہ فرعون نے جادو گروں کو جمع کیا، تو انہوں نے فرعون سے کہا: ”إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ“ کیا ہمارے غلبہ اور کامیابی کی صورت میں ہمیں کوئی انعام بھی دیا جائے گا؟ تو فرعون نے جواب میں کہا تھا: ”قَالَ نَعَمْ إِنَّكُمْ إِذَا لَمِنَ الْمُقْرَبِينَ“ جی ہاں میں تمہیں اپنا مقرب بنالوں گا، تو دیکھئے فرعون کا بادشاہ ہونے کے ناطے اس کا تقرب بطور انعام کے انہیں دینے کا وعدہ کرنا، اور پھر ان کا اس پر کوئی اعتراض نہ کرنا دلیل ہے اس بات کی تقرب عظماء بہت بڑا انعام ہے تو اللہ رب العزت کا تقرب کتاباً بڑا انعام ہو گا۔

فضائل رمضان المبارک کے متعلق چند احادیث یہاں ذکر کی ہیں اس کے علاوہ بھی بی شمار احادیث فضائل

رمضان کے سلسلے میں کتب حدیث میں موجود ہیں، جو فضائل اعمال اور دیگر فضائل کی کتابوں سے معلوم کی جاسکتی ہے، اللہ رب العزت ہم سب مسلمانوں کو برکات رمضان سے بہرہ ور فرمائے آمین۔

رمضان المبارک کی ناقدری پر وعیدیں: رمضان المبارک کی قدر دانی پر جہاں بہت سی احادیث فضائل بیان کی گئیں، وہیں اس کی ناقدری پر بھی بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہے، ذیل میں چند وعیدوں پر مشتمل احادیث شریفہ کو بیان کیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر منیٰ میں وعظ کے دوران ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں میزان کے پاس کھڑا ہوں گا، اس دوران میری امت کے نوجوان کو لایا جائے گا، فرشتے اس کی خوب پٹائی کر رہے ہوں گے، وہ میرے ساتھ لپٹ جائے گا اور کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمائے میری مدد فرمائے، تو میں ملائکہ سے دریافت کروں گا اس کا گناہ کیا ہے؟ ملائکہ جواب دیں گے اس شخص نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا تھا مگر اس کی قدر نہیں کی تھی، بلکہ اس میں بھی گناہوں میں لگا رہا اور پھر توبہ بھی نہ کی، یہاں تک کہ اچانک موت کے پنجے نے اس کو آدبوج لیا، میں اس جوان سے پوچھوں گا کہ کیا تو نے قرآن کی تلاوت کی تھی؟ تو وہ جواب دے گا میں نے سیکھا تو تھا، مگر اس کو فراموش کر دیا یعنی بھلا دیا اور پڑھا نہیں تھا تو میں کہوں گا، اے نوجوان! تیرا ناس ہو، تیرا ناس ہو، تیرا ہیڈ غرق ہو، یہ تو نے کیا کیا؟

پھر وہ برابر مجھ سے التجا و التماس کرتا رہے گا اور ملائکہ اس کو گھسیٹتے رہیں گے، میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی شفاعت کروں گا اور کہوں گا، کہ اے الہ العالین! یہ بیچارہ میری امت کا نوجوان ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: اے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مد مقابل بڑا ہی مضبوط اور قوی ہے میں دریافت کروں گا، اے پروردگار وہ کون ہے؟ میں اس کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا اللہ رب العزت فرمائیں گے: اس کا مد مقابل رمضان ہے، تو میں کہوں گا کہ میں اس شخص سے بری ہوں جس نے رمضان المبارک کو بھلا دیا، اس شخص کی کون شفاعت کرے جو رمضان المبارک کی حرمت کا پاس دلحاظ نہ رکھے، تب اللہ رب العزت بھی ارشاد فرمائیں گے، میں بھی بری ہوں اس شخص سے جس سے آپ بری ہیں، نتیجہ اس کو جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا۔

اعاذ باللہ منہا! برادران اسلام! ذرا دیکھو، تو سہی کیسی سخت ترین وعید ہے، اس شخص کے لیے جو رمضان المبارک کی جیسے عظیم ماہ مبارک کو غفلتوں کے ساتھ گزار دے، نہ تو قرآن کی تلاوت کرے، نہ روزہ رکھے، نہ عبادت کرے، اللہ کے بندوں! اس ماہ کی قدر کرو، اس غفلت اور لالیٰ یعنی امور سے مکمل اجتناب برتو، کثرت سے استغفار کرو، اس ماہ مبارک کی ایک ایک گھڑی تسبیح، نماز اور تلاوت وغیرہ میں صرف کرو، اللہ ہم سب کو رمضان کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائیں، اور غفلت اور ناقدری سے محفوظ رہیں۔